43012 ـ اللہ تعالی شدید العقاب ہے

سوال

میرا ایك دوست گانے سنتا ہے، اور جب میں اسے نصیحت کرتا ہوں تو وہ مجھے کہتا ہے یقینا اللہ تعالی بہت غفور رحیم ہے، لیکن میں اسے کہتا ہوں، اللہ تعالی شدید العقاب بھی ہے .... میں سنت نبویہ سے دلیل چاہتا ہوں کہ اللہ تعالی شدید العقاب ہے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

دوست کو راہ راست پر لانے کی حرص رکھنے پر ہم سائل کے شکر گزار ہیں، کیونکہ حقیقت میں دوست اپنے بھائیوں کو نصیحت اور راہنمائی کرتے رہتے ہیں، اور مال کمانے کی بجائے وہ ہدایت کی حرص رکھتے ہیں اس میں وہ سستی و کاہلی سے کام نہیں لیتے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایك دوسرے کے دوست اور ولی ہیں وہ ایك دوسرے کو نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہیں، اور نماز کی پابندی کرتے اور زکاۃ ادا کرتے ہیں، اور اللہ تعالی اور اس کے رسول کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے ہیں، انہی لوگوں پر اللہ تعالی اپنی رحمت کریگا، یقینا اللہ تعالی غالب حکمت والا ہے التوبۃ (71).

دوم:

جمہور علماء کرام گانے بجانے کی حرمت کے قائل ہیں، اس لیے کہ گانے بجانے کی حرمت کے کتاب و سنت میں بہت سارے دلائل پائے جاتے ہیں، اور ابن عباس، ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہم اور شعبی، ثوری وغیرہ دوسرے علماء کرام سے یہی منقول ہے.

دیکھیں: سنن البیھقی (10 / 223) محلی ابن حزم (9 / 59) المغنی ابن قدامہ (14 / 160).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (5000) کے جواب کا مطالعہ کریں.

سوم:

اللہ تعالی کے عذاب کی شدت کے متعلق آیات و احادیث بہت ہیں جن کی دو قسموں میں تقسیم ممکن ہے:

پہلی قسم:

وہ آیات و احادیث جن کا بلا واسطہ گانے بجانے سے تعلق ہے.

دوسری قسم:

اللہ تعالی کی عذاب کی عمومی شدت.

پہلی قسم کے متعلق کئی ایك احادیث وارد ہیں جن میں سے چند ایك ذیل میں درج کی جاتی ہیں:

انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا:

" دو آوازیں دنیا و آخرت میں ملعون ہیں: نعمت اور خوشی کے وقت بانسری کی آواز، اور مصیبت کے وقت آہ بکاہ "

اسے البزار نے روایت کیا ہے، اور المقدسی نے الاحادیث المختارہ میں، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے " تحریم آلات الطرب " کے صفحہ (51) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور اللہ تعالی کی رحمت سے دوری کا نام لعنت ہے.

عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اس امت میں خسف (زمین میں دھنسانا) اور مسخ (شکلیں مسخ کرنا) اور قذف (پتھروں کی بارش) ہو گا، تو مسلمانوں میں سے ایك شخص نے عرض کیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ کب ہو گا ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب گانے بجانے والیاں اور موسیقی کے آلات ظاہر ہوں گے، اور شراب نوشی کی جانے لگے گی "

سنن ترمذی حدیث نمبر (2138) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

دوسری قسم:

قرآن کریم کے دلائل:

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو اپنے آپ اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آگ اور پتھر ہیں، اس پر ایسے سخت رو شدید قسم کے فرشتے مقرر ہیں جو اللہ تعالی کی نافرمانی نہیں کرتے، اور وہی کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا گیا ہے التحریم (6).

اور ایك دوسرے مقام پر فرمان ربانی ہے:

جس دن وہ اپنے منہ کے بل آگ میں گھسیٹے جائیں گے، اور ان سے کہا جائیگا دوزخ کی آگ لگنے کے مزے چکھو القمر (48).

اور ایك اور مقام پر رب جلا و علا کا فرمان ہے:

تو اگر تم ایسا نہ کر سکو، اور تم ہر گز نہیں کر سکو گے تو تم اس آگ سے ڈر جاؤ جس کا ایندھن آگ اور پتھر ہیں البقرۃ (24).

اور ارشاد باری تعالی ہے:

جب کہ ان کی گردنوں میں طوق ہوں گے، اور زنجریں ہوں گی انہیں کھولتے ہوئے پانی میں گھسیٹا جائیگا، اور پھر جہنم کی آگ میں جلائے جائیں گے المومن (71 - 72).

اور فرمان باری تعالی ہے:

اور انہوں نے فیصلہ طلب کیا، اور تمام سرکش ضدی لوگ نامراد ہو گئے، اس کے سامنے جہنم ہے، جہاں اسے پیپ کا پانی پلایا جائیگا، جسے وہ بمشکل گھونٹ گھونٹ کر کے پئےگا، پھر بھی وہ گلے سے اتار نہ سکےگا اور اسے ہر جگہ سے موت آتی دکھائی دےگی، لیکن وہ مرنے والا نہیں، پھر اس کے پیچھے بھی سخت عذاب ہے ابراہیم (15 - 17)

اور ارشاد باری تعالی ہے:

بیشك زقوم (تھوہر) کا درخت گنہگار کا کھانا ہے، جو تلچھٹ کی طرح ہے، اور پیٹ میں کھولتا رہےگا تیز گرم پانی کی طرح، اسے پکڑ لو پھر گھسٹتے ہوئے جہنم کے بیچ لے جاؤ، پھر اس کے سر پر سخت گرم پانی کا عذاب بہاؤ، (اسے کہا جائیگا) چکھتا جا تو بہت عزت اور بڑے اکرام والا تھا الدخان (43 - 49).

اور ایك مقام پر اللہ عزوجل كا فرمان كچھ اس طرح ہے:

كافروں كے ليے آگ كے كپڑے بنا كر كاٹے جائينگے، اور ان كے سروں پر سخت كھولتا ہوا پانى بہايا جائيگا، جس سے ان كے پيٹ كى سب چيزيں اور كھالیں گلا دى جائينگى، اور ان كى سزا كے ليے لوہے كے ہتھوڑے ہيں يہ جب بھى وہاں كے غم سے نكل بھاگنے كا ارادہ كرينگے انہيں واپس لوٹا ديا جائيگا، (اور كہا جائيگا) جلنے كا عذاب چكھو الحج (19 - 22).

اس كے علاوہ اور بھى بہت سارى آيات ہيں.

سنت نبويہ كے دلائل:

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" قيامت كے روز جہنم لائى جائيگى تو اس كى ستر ہزار لگاميں ہونگى، اور ہر ايك لگام كے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہونگے جو اسے كھينچ رہے ہونگے "

صحيح مسلم حديث نمبر (2842).

اور ايك حديث ميں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان كچھ اس طرح ہے:

" تمہارى يہ آگ جو ابن آدم جلاتا ہے يہ جہنم كى آگ كے سترويں حصہ سے ايك حصہ ہے "

صحابہ كرام عرض كرنے لگے: اللہ كى قسم اگر اتنى ہى ہوتى تو كافى تھى.

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جہنم كى آگ اس آگ سے انہتر درجہ زيادہ ہے، اور ہر ايك حصہ كى گرمى اس آگ جتنى ہى ہے "

صحيح بخاى حديث نمبر (3265) صحيح مسلم حديث نمبر (2843).

اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ايك حديث ميں كچھ اس طرح فرمايا:

" جو شخص نشہ آور چيز پيتا ہے اللہ تعالى كا اس سے عہد ہے كہ وہ اسے طينۃ الخبال پلائےگا "

صحابہ كرام نے عرض كيا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم طینۃ الخبال کیا ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جہنمیوں کا پسینہ، یا جہنمیوں کا نچوڑ اور پیپ ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2002).

اور ایک حدیث میں فرمان نبوی ہے:

" اگر دنیا میں زقوم (تھوہر) کا ایک قطرہ ٹپکا دیا جائے تو دنیا والوں کے لیے ان کی معیشت خراب ہو کر رہ جائے، تو جس کا یہ کھانا ہو گا اس کی حالت کیا ہو گی "

سنن ترمذی حدیث نمبر (2585) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (5126) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ایک حدیث میں ارشاد نبوی ہے:

" جہنمیوں میں سب سے کم ترین عذاب والا وہ شخص ہو گا جسے آگ کی جوتی اور تسمے پہنائے جائینگے، جس سے اس کا دماغ اس طرح کھولے گا جس طرح ہنڈیا کھولتی ہے، وہ یہ سمجھے گا کہ اس سے سخت اور شدید عذاب کسی اور کو نہیں ہو رہا، حالانکہ اسے سب سے کم عذاب ہو گا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6562) صحیح مسلم حدیث نمبر (213).

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

" دنیا میں ناز و نعمت والے جہنمی شخص کو لا کر جہنم کی آگ میں صرف ایک غوطہ دیا جائیگا، پھر اس سے دریافت کیا جائیگا: اے ابن آدم کیا تم نے کبھی کوئی خیر دیکھی ہے ؟

کیا کبھی تم پر کوئی نعمت ہوئی ؟

تو وہ جواب میں کہےگا: اے میرے پروردگار اللہ کی قسم نہیں کبھی نہیں "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2707).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

" اگر اس مسجد میں ایك لاكھ یا اس سے بھی زیادہ لوگ ہوں اور ان میں صرف ایك شخص جہنم والوں میں سے ہو اور وہ سانس لے اور وہ سانس كی ہوا انہیں لگ جائے تو وہ مسجد اور اس میں جو ہیں وہ سب جل جائیں "

اسے بزار نے روایت كیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الترغیب حدیث نمبر (3668) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور " الجواب الكافی " میں ابن قیم رحمہ اللہ كہتے ہیں:

" اور بہت سے جاہل قسم كے لوگ اللہ تعالی كی رحمت اور عفو و كرم پر اعتماد كرتے ہوئے كر بیٹھتے ہیں، اور انہوں نے اللہ تعالی كے امر و نہی كو ضائع كر دیا، اور وہ اللہ تعالی كی سز و عقاب كو بھول بیٹھے ہیں كہ اللہ تعالی كا عذاب مجرموں سے نہیں ہٹتا، اور جو شخص گناہ پر مصر رہنے كے ساتھ ساتھ اللہ كی بخشش و معافی پر اعتماد كر بیٹھتا ہے تو وہ معاند اور سركش كی طرح ہی ہے.

اور بعض علماء كا كہنا ہے:

جس نے دنیا میں صرف تین درہم كی چوری كی سزا میں تیرا ایك عضو كاٹ دیا، تو تم یہ نہ سمجھو كہ آخرت میں بھی اس كی سزا اتنی ہی اور اس جیسی ہو گی.

اور حسن رحمہ اللہ سے كہا گیا:

ہم دیكھتے ہیں كہ آپ بہت زیادہ اور لمبا روتے ہیں ؟

تو انہوں نے جواب دیا: مجھے خوف رہتا ہے كہ وہ مجھے آگ میں ڈال اور كوئی پرواہ نہ كرے.

اور وہ كہا كرتے تھے:

كچھ لوگ ایسے ہیں جنہیں بخشش كی امید نے تباہ كر كے ركھ دیا حتی كہ وہ توبہ كیے بغیر ہی مر گئے، ان جیسے افراد میں سے ایك كا یہ كہنا ہے كہ: میں اپنے پروردگار سے اچھا گمان ركھتا ہوں، حالانكہ وہ اپنے اس دعوی میں جھوٹا ہے، كیونكہ اگر وہ اپنے رب كے ساتھ گمان اچھا ركھتا تو عمل بھی اچھے كرتا.

پھر ابن قیم رحمہ اللہ نے اللہ تعالی كے عذاب كی شدت كے دلائل میں بعض احادیث ذكر كرنے كے بعد كہتے ہیں:

اس موضوع اور باب میں احادیث اس سے بھی بہت زیادہ ہیں جو ہم نے بیان كی ہیں، اس لیے جسے اس كی نفی كی نصیحت كی جائے اسے ان احادیث سے چشم پوشی نہیں كرنی چاہیے، اور وہ اپنے نفس كو معاصی كرنے میں چھوڑ

دے، اور حسن ظن اور حسن امید سے معلق رہے " اھـ مختصرا.

دیکھیں: الجواب الکافی صفحہ نمبر (53 ـ 68).

واللہ اعلم .